# 4536 ـ کیا بیوی سے صحبت و جماع ستر نمازوں کے برابر ہے

**سوال**

صحیح مسلم کے مطابق مسلمان مرد اور اس کی بیوی کو جماع و صحبت کا اجروثواب حاصل ہوتا ہے، تو کیا یہ صحیح ہے کہ اس کا ثواب ستر نفلوں کے برابر ہوتا ہے ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

جب کوئی شخص اپنی بیوی سے مجامعت کرتا ہے تو اس کو اجروثواب حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس نے حرام چھوڑ کر حلال کو اختیار کیا ہے، اور اس کی تائید و تاکید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے:

ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے لگے اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مالدار لوگ اجروثواب اکٹھا کر گئے وہ بھی اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں، اور جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں.

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا اللہ نے تمہارے لیے بھی ایسا نہیں بنایا جس سے تم بھی صدقہ کر سکتے ہو، بلا شبہ ہر تسبیح سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، اور ہر حمد الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، اور ہر کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے، اور نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اور تم میں سے ہر ایک کی شرمگاہ میں صدقہ ہے.

صحابہ کرام نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کوئی ایک اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اسے اس پر بھی اجروثواب حاصل ہوتا ہے ؟

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اسے گناہ ہو گا ؟

تو اسی طرح اگر وہ اسے حلال میں استعمال کرتا ہے تو اسے اجروثواب بھی حاصل ہو گا "

صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1674 ).

اهل الدثور سے مراد مالدار لوگ ہیں.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " و فی بضع احدکم صدقۃ " بضع کی باء پر پیش ہے اور اس کا اطلاق جماع و صحبت پر ہوتا ہے، اور شرمگاہ پر بھی بولا جاتا ہے.

... اس میں دلیل پائی جاتی ہے کہ اگر نیت اچھی اور سچی ہو تو مباح اشیاء بھی طاعت بن جاتی ہے، چنانچہ جب انسان جماع میں اپنی بیوی کے حق کی ادائیگی اور اس سے حسن معاشرت کا ارادہ رکھتا ہو جس کا اللہ نے حکم دیا ہے، یا اس کا ارادہ نیك و صالح اولاد کا حصول اور اپنے آپ کو حرام سے بچانا اور عفت و عصمت والا بنانا، یا اپنی بیوی کی عفت و عصمت والی بنانا اور حرام کی طرف نظر کرنے اور دیکھنے اور سوچنے یا ارادہ کرنے سے باز رکھنا ہو یہ نیك و صالح مقاصد ہیں اور اس طرح یہ عبادت بن جائیگا.

اور صحابہ کرام کا قول:

" اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو اس میں بھی اسے اجروثواب حاصل ہو گا "

دیکھیں: شرح مسلم للنووی ( 7 / 92 ).

دوم:

اور آپ کا یہ قول:

" اس کا ثواب ستر نوافل کے برابر ہوتا ہے "

شائد آپ بیوی کے ساتھ مجامعت کے ثواب کے متعلق سوال کر رہے ہیں، اور لگتا ہے آپ کا یہ قول اس بنا پر ہے

کہ آپ نے امام نووی رحمہ اللہ کی کتاب مسلم کی شرح پڑھی ہے، اور وہ یہ کلام ہے جو ابھی ہم اوپر بیان کر آئے ہیں جہاں شیخ رحمہ اللہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے متعلق کلام کرتے ہیں کہ یہ واجب ہے، اور پھر انہوں نے سبحان اللہ اور اللہ کے ذکر کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ سنت ہے.

پھر وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک فرض ستر نوافل کے برابر ہے پھر ان کا کہنا ہے تو انہوں نے اس میں ایک حدیث کو لیا ہے... اور پھر اس کلام کو ختم کرنے کے بعد کہتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " و فی بضع احدکم " شائد آپ یہ سمجھے ہیں کہ جس حدیث کو انہوں نے لیا ہے وہ حدیث ہے: و فی بضع احدکم "

اگر تو ایسا ہی تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ پہلی کلام بعد والی کلام سے علیحدہ ہے اس کا دوسرے سے تعلق نہیں امام نووی کا قول:

اس حدیث سے " یعنی کوئی بھی حدیث، لیکن امام نووی نے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا، پھر جب وہ فرض نفل اور ان کے درمیان مراتب میں اپنی کلام سے فارغ ہوئے تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان:

" و فی بضع احدکم " کی شرح کرنا شروع کی ہے تو اس طرح یہ وہم پیدا ہوا ہے.

ہمارے خیال میں تو ایسا ہی ہوا ہے، لیکن اگر آپ یہ خیال اور ارادہ کرتے ہیں کہ ایک فرض ستر نفل کے برابر ہے تو اس میں امام نووی کا قول آیا ہے لیکن انہوں نے اس کے متعلق کوئی حدیث ذکر نہیں کی.

اوپر جو اشارہ کیا گیا ہے اس سے ہمیں امام نووی رحمہ اللہ کی مراد کا پتہ چل گیا ہے اور وہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کے فائدہ میں آ رہا ہے جو انہوں نے بیان کیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فائدہ:

امام نووی رحمہ اللہ نے " زیادات الروضۃ " میں امام الحرمین سے نقل کیا ہے کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ فرض کا ثواب نفل کے ثواب سے ستر درجہ زیادہ ہے، امام نووی کہتے ہیں انہوں نے اس میں ایک حدیث لی ہے " انتہی

اور مذکورہ حدیث جسے امام نووی نے ( آخر میں ) بیان کی ہے وہ رمضان المبارک کے متعلق سلمان کی مرفوع حدیث ہے " جس نے اس میں کسی خیر کے ساتھ قرب اختیار کیا تو وہ کی طرح ہے جس نے رمضان کے علاوہ کسی اور ایام میں فرض ادا کیا اور جس نے رمضان میں ایک فرض ادا کیا تو وہ اس کی طرح ہے جس نے رمضان

کے علاوہ میں ستر فرض ادا کیے " انتہی

یہ حدیث ضعیف ہے اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے اور اس کی صحت کے قول کو معلق رکھا ہے.

دیکھیں: التلخیص الحبیر ( 3 / 118 ).

اور حافظ ابن حجر کا کا مقصد یہ ہے کہ ابن خزیمہ نے اس کے صحیح ہونے کے قول کو معلق رکھا ہے جو صحیح ابن خزیمہ ( 3 / 191 ) کو دیکھنے سے واضح ہو گا جس پر انہوں نے باب باندھتے ہوئے کہا ہے اگر صحیح ہو تو رمضان المبارك کے فضائل کے متعلق باب " اھـ

اور اس حدیث میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے.

واللہ اعلم .